○ پنجاب سے لڑکیوں کا اغواء اور سندھ میں ان کی فروخت صریحاً ظلم اور انسانیت کی تذلیل ہے

○ ترک خاتون رکن پارلیمنٹ کے سکارف پہننے پر شہریت ختم کرنا غیر انسانی عمل ہے۔

○ این جی اوز پر پابندی احسن اقدام ہے مگر اصل مجرم ادارے آزاد ہیں۔

(ہیومن رائٹس فاؤنڈیشن کے اجلاس کی قرار دادیں)

لاہور ۱۶ مئی (نمائندہ خصوصی) ہیومن رائٹس فاؤنڈیشن آف پاکستان کی سنٹرل ورکنگ کمیٹی کے اجلاس میں منظور کی گئی ایک قرار داد میں پنجاب کے مختلف شہروں اور قصبوں سے نوجوان لڑکیوں کو اغواء کر کے سندھ کے علاقہ تھر پارکر لیجا کر انہیں فروخت کرنے کی شکایات پر گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے اسے صریحاً ظلم، انسانیت کی تذلیل اور حقوق انسانی کا بد ترین استحصال قرار دیا گیا اور اس کی پرزور مذمت کی گئی

ایچ آر پی کا یہ اجلاس آج یہاں گلبرگ میں میاں محمد اویس کی رہائش گاہ پر منعقد ہوا جس کی صدارت فاؤنڈیشن کے چیئرمین چودھری محمد ظفر اقبال ایڈووکیٹ نے کی۔ اجلاس میں ملک بھر سے سنٹرل ورکنگ کمیٹی کے ارکان نے شرکت کی جبکہ اجلاس سے فاؤنڈیشن کے وائس چیئرمین جناب عبدالرشید ارشد۔ سیکرٹری جنرل شجاعت علی مجاہد۔ سیکرٹری اطلاعات خالد لطیف گھمن، سیکرٹری فنانس میاں محمد اویس کے علاوہ ممتاز صحافیوں اور دانشوروں سید محمد کفیل بخاری (ملتان) پروفیسر شاہد کاشمیری (لاہور) محمد محسن علی (سیالکوٹ) نے بھی خطاب کیا۔ اجلاس میں درج ذیل قرار دادیں منظور کی گئیں۔

(۱) ملک کے قومی اخبارات میں شائع شدہ بعض بااثر سیاستدانوں کے گھناؤنے کردار کی طرف توجہ دلائی گئی جس میں بتایا گیا کہ ان بااثر سیاستدانوں کی زیر سرپرستی پنجاب کے مختلف شہروں اور قصبوں سے نوجوان لڑکیوں کو مختلف حیلوں بہانوں سے ورغلاء کر اغواء کر کے سندھ کے علاقہ تھرپارکر میں انہیں لے جا کر ان کی عصمت دری کی جاتی ہے اور پھر انہیں آگے فروخت کر دیا جاتا ہے۔ لڑکیوں کی خرید و فروخت کا یہ گھناؤنا کاروبار عرصہ دراز سے جاری ہے۔ افسوسناک امر یہ ہے کہ کئی دفعہ وفاقی و صوبائی حکومتوں کی توجہ اس طرف دلائی گئی لیکن حکومت تذلیل انسانیت کے اس قبیح جرم کو روکنے میں مکمل طور ناکام ثابت ہوئی ہے۔ قرار داد میں صدر مملکت وزیر اعظم، گورنر سندھ، وزیر اعلیٰ پنجاب سے پرزور مطالبہ کیا گیا کہ ان بااثر سیاستدانوں کے اس گھناؤنے کاروبار کے خلاف فوری اور سخت ایکشن لیکر اس کا انسداد کر کے حقوق انسانی کا تحفظ کیا جائے۔

(۲) ترکی کے صدر اور وزیر اعظم کی طرف سے ترک پارلیمنٹ کی خاتون رکن "میرو کاواکی" کے سکارف پہننے کے جرم میں اس کی ترک شہریت ختم کرنے کی بھی پرزور مذمت کرتے ہوئے اسے اسلامی اقدار کی توہین اور انسانی حقوق کی سنگین خلاف ورزی قرار دیا گیا اور اس کی مذمت کرتے ہوئے اس فیصلہ کو واپس لینے کا مطالبہ کیا گیا۔

(۳) حکومت کی طرف سے پنجاب کی ۱۹۴۱ بوگس اور نام نہاد این جی اوز پر پابندی کے اقدام کو سراہتے ہوئے وزیر اعلیٰ پنجاب اور صوبائی وزیر سماجی بہبود پیر بنیامین رضوی کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے اسے حکومت کا ایک

بقیہ ص ۲۰ پر